REGISTRED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N 6/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۳۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

REGD. NO. P/GDP-3

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۸ شعبان ۱۳۹۵ ہجری　۲۸ ظہور ۱۳۵۴ ہجری شمسی　۲۸ اگست ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تفصیلی اطلاع اندر کے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ اگست حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۲۵ اگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ بیگم صاحبہ جنوبی ہند کے سفر پر ہیں اور ابتدائے ستمبر میں کلکتہ پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین

○

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ یہ عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تحریک آئندہ جماعت کے لئے بے شمار ترقیات کی خاص ضامن بننے والی ہے۔ جماعت کے سامنے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک بڑا کام ہے۔ جسے جماعت کی مسلسل اور انتھک قربانیوں کے ذریعہ سے ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔ ہمارے پیارے امام نے ہمارے لئے ان قربانیوں کے لئے مواقع پیدا فرمائے اب ہمارا فرض ہے کہ ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے رہیں۔

جماعت کے بہت سے نوجوان ہر سال تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمتوں میں آ رہے ہیں جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ان تمام نوجوانوں کو اس عظیم الشان تحریک کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ اور ان سے وعدے لے کر بھجوائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

○

خلاصہ خطبہ جمعہ

جماعت کے تمام افراد میری صحت کیلئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں!

جماعت احمدیہ نے تمام دنیا کے دلوں کو جیتنا اور ان میں توحید الٰہی اور رسول کریمؐ کی محبت پیدا کرنا ہے

فرمودہ ۸ اگست ۱۹۷۵ء بمقام مسجد فضل لندن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود لندن میں ۷ اگست ۱۹۷۵ء کو ہوا تھا۔ ۸ اگست کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جمعہ میں شرکت کے لئے کثیر تعداد میں آنے والے مرد اور خواتین کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے ان میں سے بعض تو عرصہ دراز سے حضور کی زیارت نہیں کر پائے تھے اپنے محبوب خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا موقعہ پا کر حقیقی مسرت اور راحت کے باعث تمام ہی کے چہرے دمکنے لگے تھے۔ حضور نے احباب کو ان باتوں کیلئے خاص طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی:-

اوّل۔ آپ نے اپنی جسمانی حالت کی تفصیل بتا کر احباب کو اپنی صحت کے لئے مسلسل دعا کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اگرچہ میں کچھ عرصہ سے متعدد شدید عوارض سے علیل ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے نہایت اہم جماعتی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی توفیق مجھے عطا فرمائی۔ قادر و توانا نے یہ ممکن بنا دیا کہ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے قابل ہو سکوں

ثانیاً مجموعی طور پر تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں۔ نیز فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی غرض و غایت یہ ہے کہ محبت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر قربانی کے ذریعہ تمام دنیا کے دلوں کو جیت لینا ہے۔ اور یہ مقصد ہم پر بھاری ذمہ داریاں عائد کرتا ہے

خطبہ کے اختتام پر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (احمدیہ بلیٹن لندن اگست ۱۹۷۵ء)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۹، ۲۰، ۲۱ فتح / دسمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ فتح / دسمبر ۱۳۵۴ ہش منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

المعلن: ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مطبوعہ ... ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ... پریس ... جالندھر سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت

اور لندن میں دیگر مصروفیات کے متعلق ربوہ سے آمدہ ایک خط!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لندن سے براہ راست کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ربوہ کے دفتر خدمت درویشاں کی طرف سے ایک خط مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت کے نام موصول ہوا ہے جو احباب کرام کی آگاہی کے لئے نیچے درج کیا جا رہا ہے۔

حضور انور اس وقت طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے لندن میں تشریف فرما ہیں۔ احباب کرام مسلسل درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا معائنہ کرنے والے ڈاکٹروں کی صحیح راہنمائی فرمائے۔ اور حضور مکمل صحت کے ساتھ جلد واپس ربوہ تشریف لائیں ـــــــ ایڈیٹر

"اگرچہ حضور ۶ ؍ اگست کو طویل سفر کی وجہ سے بہت تھکے ہوئے تھے اور کوفت محسوس فرما رہے تھے۔ پھر بھی حضور اسی روز رات کو دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل پر تشریف لائے اور وہاں خاصی دیر تشریف فرما رہے۔ جونہی مشن ہاؤس میں موجود احباب کو ڈرائینگ روم میں حضور کی آمد کا علم ہوا وہ بھی وہاں کھنچے چلے آئے۔ اس موقعہ پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مشرقی افریقہ کے ایک نوجوان عبید الحئی صاحب کو جو مصر کے ایک میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہیں حضور سے متعارف کرایا۔ اور بتایا کہ یہ دست بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے اس نوجوان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے اس سے بیعت لی بعد ازاں حضور نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے مہدی کے ظہور کی بشارت دیتے ہوئے مہدی کے زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی تھیں وہ رفتہ رفتہ نمایاں ہو کر منصہ شہود پر آتی جا رہی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے اوّلاً عیسائیت کی عالمگیر اشاعت اور پھر اہل مغرب کی سائنسی ترقی اور سراسر مادی نظریات کے زیر اثر دہریت کے فروغ اور اشتراکی نظام معیشت کی ترویج اور اس کی وجہ سے رونما ہونے والے فساد و بگاڑ پر روشنی ڈال کر بتایا کہ کس طرح مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ ان سب رخنوں کا سدباب ہو کر دنیا بھر میں غلبہ اسلام کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ اس تعلق میں حضور نے احباب جماعت پر ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی زندگیوں کو خالص اسلام کے رنگ میں ڈھالنے اصلاح نفس کے لئے کوشاں رہنے اور دوسروں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہونے اور دعا کو اپنا شعار بنانے اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی اہمیت پر بڑا زور دیا۔ یہ پرکیف مجلس رات کو خاصی دیر تک جاری رہی۔

۷ ؍ اگست کو دن کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور وہاں خاصی دیر تک تشریف فرما رہ کر مختلف امور سے متعلق ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔

آجکل انگلستان میں گرمی معمول سے بہت زیادہ ہے حتیٰ کہ گرم کپڑے پہننے دوبھر ہے۔ گرمی کی وجہ سے حضور نے ۷ ؍ اگست کو دوپہر کے وقت کچھ دیر آرام فرمایا۔ شام کو حضور نے مشن ہاؤس کے لان میں ایک گھنٹہ تک زیادہ عرصہ در نشستیں رہنے کے پیش نظر چہل قدمی فرمائی۔ اس چہل قدمی میں مشن ہاؤس میں موجود بیس پچیس احباب کو شامل ہونے کی سعادت میسر آئی۔ حضور اس دوران میں مختلف احباب کو مخاطب کر کے ان سے ان کے مناسب حال مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملنے پر سب احباب بہت مسرور نظر آ رہے تھے ادھر حضور بھی احباب سے مل کر بہت خوش اور بشاش بشاش نظر آنے لگے

۸ ؍ اگست بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نہ صرف یہ کہ مسجد فضل لندن نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ مسجد سے ملحق وسیع و عریض "محمود ہال" میں بھی خاصی تعداد میں احباب بیٹھے ہوئے تھے مستورات ان کے علاوہ تھیں۔ جن کے لئے "محمود ہال" ہی علیحدہ جگہ مقرر تھی۔ خطبہ میں حضور نے احباب جماعت کو خاص طور پر تین دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ اوّل تو حضور نے اپنی موجودہ حالت اس میں آثار چڑھاؤ کی کیفیت اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ظاہر ہونے والے ایمان افروز نشانات کا ذکر کر کے احباب جماعت کو اپنی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ دوسرے حضور نے ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تیسرے حضور نے تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعتی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں توحید خالص قائم کی جائے اور نوع انسان کے دلوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی جائے۔ یہ غرض نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کئے اور ان کے لئے دعائیں کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کریں۔

حضور نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ خاص توجہ انہماک اور التزام سے یہ تینوں دعائیں کریں۔ طویل سفر کے دوران کرسی پر مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گھٹنوں کے اعصاب میں پھر کسی قدر سختی آگئی ہے۔ اس لئے حضور نے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کو نماز جمعہ پڑھانے کی ہدایت فرمائی۔ اور خود محراب میں ایک کرسی پر بیٹھ کر باجماعت نماز ادا کی۔

۸ ؍ اگست کی شام کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک مشن ہاؤس کے لان میں چہل قدمی فرمائی اور اس دوران میں حضور احباب جماعت سے مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ احباب جماعت کو جن کے لئے حضور دن رات دعائیں کر رہے ہیں۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہیں۔ احباب جماعت بھی اپنے ماں باپ سے زیادہ شفیق آقا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار قادیان

٥ــــ محترم شیخ بشیر صاحب عاجز ناظر جائیداد کی اہلیہ محترمہ آجکل ہائی بلڈ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے ان کی بینائی متاثر ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

٥ــــ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش مورخہ ۲۰ ؍ ۸ کو لدھیانہ سے کافی حد تک صحت یاب ہو کر قادیان واپس پہنچ گئے۔ ابھی کچھ عرصہ مزید علاج جاری رہے گا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

٥ــــ مورخہ ۱۹ ؍ ۸ کو عزیز مولوی نور الاسلام صاحب کی تقریب دعوت ولیمہ دی جس میں قریب ۹۰ مرد و زن کو مدعو کیا۔ ٥ــــ مورخہ ۲۲ ؍ ۸ کو مولوی فاضل کلاس کا نتیجہ نکلا۔ سات طالب علم شریک امتحان ہوئے تھے جو کامیاب ہوئے اور ایک کمپارٹمنٹ میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والوں کو مبارک کرے آمین ٥ــــ موسم کے اثرات سے یہاں انفلوئنزا سے بہت سے لوگ بیمار ہیں ان سب کی صحت کے لئے احباب دعا کریں ٥ــــ محترمہ سیدہ محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم آف اسلام آباد کشمیر کی صاحبزادی سیدہ شاہین قمر صادق صاحبہ جو کہ لندن سے زیارت کے لئے تشریف لائی تھیں مقدس مقامات کی زیارت کے لئے ۲۲ ؍ اگست کو یہاں پہنچیں ٥ــــ مکرم الحاج میاں محمد شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت کلکتہ اپنی بہو اور پوتی پوتے سمیت ۱۹ ؍ اگست کو یہاں پہنچے

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت اسلام کی پُر حکمت تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے

ضروری ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کرو اور پھر محبت اور ہمدردی کے جذبات کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کرنے کی کوشش کرو

ہر شخص اپنے اہل و عیال کی اصلاح کا ذمہ دار ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو نمازوں کیلئے مساجد میں لائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ فرمودہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۳۴ء بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اللہ تعالےٰ نے ہر امر میں کامیابی کے لئے

ایک راستہ مقرر کیا ہوا ہے

جب تک کوئی انسان اس راستہ کو اختیار نہ کرے اس وقت تک اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی دنیا میں لوگ مختلف قسم کی باتیں بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ ملکی اور قومی ترقی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ بڑے بڑے بینک ہوں۔ انشورنس کمپنیاں اور تجارتیں ہوں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ ملکی ترقی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جبکہ تمام اہم کام چند ممتاز ہستیوں کے سپرد ہوں افراد کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ ملکی کاموں میں دخل دیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ قوم کے تمام افراد ملک کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اس لئے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہر شخص کو ملکی امور میں دخل دینے کا حق ہونا چاہیئے۔

یہ وہ مختلف خیالات ہیں

جو یورپ کے اس تگ و دو کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں جو راحت و آرام کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ لیکن نہ تو اس کے بلند معیاروں نے اسے فائدہ دیا جنہیں وہ آج سے ایک سو سال پہلے تجویز کر چکا تھا۔ نہ وہ عمارت اس کے کام آسکی جس کو پیٹر فریڈرک نپولین اور الزبتھ نے تیار کیا تھا۔ اور نہ آج وہ عمارت کام آسکتی ہے۔ جسے مارکس وغیرہ قسم کے لوگوں نے تیار کیا۔ نہ اس میں انسانی نجات تھی۔ اور نہ اس میں انسان کے لئے راحت ہے۔ یہ ساری چیزیں جھوٹی بے اثر اور غیر مفید ہیں۔ جو چیز دنیا کی نجات کا موجب بن سکتی ہے۔ اور جس چیز کے ذریعہ کامیابی اور حقیقی راحت حاصل ہو سکتی ہے وہ وہی ہے۔

جسے اسلام نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے

اور جو وسطی راستہ ہے نہ وہ انشورنس کمپنیوں اور ناجائز دولت کے سامانوں کی طرف جاتا ہے اور نہ وہ مارکس ازم کے ذریعہ تمام افراد کی منفردانہ کوششوں کو توڑ کر جبری طور پر انسانوں میں مساوات قائم کرتا ہے۔ اس لئے امن اسی ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے مگر اس کے لئے بھی جدوجہد اور کوشش اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ میں بے شک سب طاقتیں اور قدرتیں ہیں مگر وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں کو بعض حالات کے ماتحت ظاہر کیا کرتا ہے اس میں طاقت ہے کہ وہ بچے کو ایک سیکنڈ میں پیدا کر دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ نو ماہ کے بعد بچے کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس میں طاقت ہے کہ وہ غلہ کو ایک سیکنڈ میں اگا دے مگر وہ کوئی غلہ پانچ ماہ میں اور کوئی چھ مہینہ میں اگاتا ہے۔ پھر اس میں طاقت ہے کہ وہ پھلوں کو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں پیدا کر دے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ کسی پھل کو دس سال بعد اور کسی کو بارہ سال کے بعد پیدا کرتا ہے۔

یہ سب حکمت کی باتیں ہیں

اور مختلف قسم کے اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جو شخص قدرت کے کاموں پر غور کرتا ہے وہ ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص آنکھیں بند کر لیتا ہے وہ اعتراض کرنے لگ جاتا ہے اور اس میں شبہ ہی کیا ہے کہ ٹھوکریں کھانے والا اعتراض کرے گا۔ انگریزی میں مثل ہے کہ اگر کوئی پیشہ ور اچھا نہ ہو تو وہ ہتھیاروں کے متعلق یہ شکایت ہی کرتا رہتا ہے کہ وہ خراب ہیں کبھی کہہ دے گا تیشہ ناقص ہے کبھی کہہ دیگا فلاں ہتھیار تیز نہیں اور بجائے اپنا نقص دیکھنے کے ہتھیاروں پر اعتراض کرتا ہے۔ اور آلات کے متعلق عیب چینی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس طرح کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اعتراضات کا طومار بھی اگر کھڑا کر دیا جائے تو وہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

کامیابی ہمیشہ تبھی ہوتی ہے

جب صحیح طریق اختیار کیا جائے اور صحیح ذرائع کا استعمال کیا جائے پس جس مقصد اور کام کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ یعنی اسلام کی وہ پُرامن اور پُر نفع تعلیم جس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اسے پھر دنیا میں رائج کرنا۔ اس تعلیم کے اصول اگرچہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لیکن انہیں پر حکمت طور پر عمل میں لانا یہ ہمارا کام ہے۔ اگر ہنگامی طور پر کام کیا جائے تو وہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ فرض کرو اس مجلس میں میں کہوں کہ "پانی لاؤ" تو بالکل ممکن ہے دو تین سو آدمی اُٹھ کر چلے جائیں۔ اسی خیال کے ماتحت کہ ان میں سے ہر ایک اس آواز کے مطابق عمل کرے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ ایک بھی نہ جائے اس خیال کے ماتحت کہ ممکن ہے کہ کوئی اور چلا گیا ہو۔ تو ہنگامی کام ہمیشہ ناقص ہوتے ہیں۔ جس چیز کے ساتھ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ تنظیم اور اصلاح ہے اور

اس کے لئے ضروری ہوتا ہے

کہ سلسلہ کا ہر فرد اور ہر ذرہ ہماری نظروں کے سامنے ہو۔ جب کسی تنظیم میں یہ نقص ہو جائے۔ کہ اس کے افراد نگاہوں کے سامنے نہ آئیں۔ تو وہ تنظیم بگڑ جاتی ہے اسی وجہ سے ہم نے مرکز کا کام مختلف حلقوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور مختلف حلقوں کی الگ الگ مساجد ہیں تاکہ تمام عہدیدار اپنے اپنے حلقہ کے فرد سے واقف ہوں اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکیں درحقیقت مساجد ہی ایک ایسی جگہ ہیں جہاں ہمارے تمام کام ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریریں بھی مسجد میں ہوتی تھیں۔ جلسے بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ مشورے بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ اور تاریخ اسلام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نکاح بھی مساجد میں ہوتے تھے۔ جھگڑوں کا تصفیہ بھی مسجد میں ہوتا تھا۔ نمازیں بھی مسجد میں ہوتیں۔ جہاد کے مشورے بھی مسجد میں ہوتے۔ اور جب مومن کا ہر کام اس کی عبادت سمجھا جاتا ہے۔ اور جب

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے

کہ خدا تعالےٰ کے لئے اگر کوئی روٹی کھاتا ہے۔ تو وہ نیکی کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ نماز کے علاوہ ہمارے باقی تمام کام جو مساجد سے تعلق رکھیں۔ وہ عبادت میں شامل نہ ہوں اس صورت میں جھگڑوں کے موقع پر فیصلے کرنا۔ جہاد کے لئے مشورے کرنا۔ اور لڑائیوں کے لئے پریکٹس کرنا۔ محض تصفیہ یا مشورہ یا جنگ کی پریکٹس کرنا نہیں کہلائے گا۔ بلکہ یہ کام بھی عبادت میں شمار ہونگے

احادیث میں صاف طور پر ذکر ہے

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں فوجی کرتب دکھائے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کو بلایا۔ اور فرمایا کہ کیا تم بھی کرتب دیکھنا چاہتی ہو۔ انہوں نے [illegible]

دیکھنا چاہتی ہوں تب آپ نے فرمایا پیچھے کے پیچھے بیٹھ جاؤ۔ اور کندھے کی اوٹ میں جتنی کر تب دیکھتی جاؤ۔

غرض

اسلام کے نزدیک

مساجد منبع ہیں تمام کاموں کا اور سرچشمہ ہے مسلمانوں کی تمام جدوجہد کا۔ اور مقامی انجمنوں کا قیام اسی غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ کارکن اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور ان مقاصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ جن کے لئے یہ تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔

عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام افراد کو اپنے زیر نظر رکھیں اور ہر شخص کی شکل اور اس کے نام سے واقفیت پیدا کریں۔ اور جو لڑکے دس سال سے اوپر کے ہوں ان کے لئے لازمی قرار دیں کہ وہ مسجد میں نماز پڑھیں قرآن کریم نے ہر فرد کو

اپنی اولاد کا ذمہ دار

قرار دیا ہے وہ فرماتا ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اے لوگو تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ تم نہ صرف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی بچاؤ۔ پس ہر شخص اپنی بیوی اور بچوں کا ذمہ دار ہے۔ اس سے صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نماز پڑھتے تھے یا نہیں صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم

زکوٰۃ دیتے

تھے یا نہیں۔ تم روزے رکھتے تھے یا نہیں تم حج کرتے تھے یا نہیں اور اگر کسی کے متعلق یہ ثابت ہوا کہ اس نے اپنی بیوی اور بچوں کے متعلق اس امر میں غفلت اور کوتاہی کا ثبوت دیا ہے تو وہ اس سزا کا مستحق ہوگا جو نماز چھوڑنے والے روزہ نہ رکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے حج نہ کرنے والے کے لئے مقرر ہے پس

ہر فرد اس امر کا ذمہ دار ہے

کہ وہ اپنی اولاد کو مسجدوں میں حاضر کرے بچوں کو مساجد میں لانا احادیث سے اس قدر تواتر سے ثابت ہے کہ کوئی اندھا ہی اس سے انکار کر سکتا ہے۔ حدیثوں میں صاف طور پر آتا ہے کہ پہلے مرد کھڑے ہوں پھر عورتیں اور پھر بچے اگر بچوں کا نماز میں شامل ہونا ضروری نہیں تھا۔ تو ان کا ذکر کیوں کیا گیا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ بچوں کو مساجد میں نہ لایا جائے۔ مگر بچوں سے مراد وہ بچے نہیں جو بالکل

چھوٹے ہوں۔ اور مسجدوں میں آکر رونا چیخنا شروع کر دیں۔ یا وہ بچے بھی مراد نہیں کہ بیوی آنکھ کو ندیدے۔ تو وہ میاں سے کہدے کہ ذرا اس بچے کو نماز میں لیتے جانا۔ میں نے ایک دفعہ دوستوں کو تحریک کی کہ

بچوں کو مسجد میں لانا چاہیئے

تو اس کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنے بالکل چھوٹے بچوں کو لانا شروع کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض دفعہ کوئی بچہ مسجد میں پاخانہ پھر دیتا۔ کوئی پیشاب کر دیتا۔ اور وہ اس قدر شور مچاتے کہ دوسروں کے لئے نماز پڑھنا مشکل ہو جاتا۔ تب میں نے سختی سے روکا کہ مسجد میں بچوں کے آنے کی جگہ نہیں ان کو اپنے گھروں میں رکھو پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو مسجدوں میں لاؤ۔ تو میری مراد یہ ہے کہ ان بچوں کو لاؤ جن کے متعلق شریعت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ مسجدوں میں آئیں۔ جن لوگوں کے بچے آوارہ ہوا کرتے ہیں تم غور کر کے دیکھو تو ان میں سے اکثر ایسے ہی بچے ہوں گے جو بے نماز ہوں گے اور اکثر ایسے ہی والدین کے بچے ہوں گے جو اپنے بچوں کی

نمازوں کی نگرانی

نہیں کرتے ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص پانچ وقت باقاعدہ اللہ کے حضور حاضری دے۔ اور پھر اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے پس بچوں کو مسجدوں میں لاؤ۔ اور ان کے پڑھانے کو اپنے آنے سے زیادہ اہم سمجھو۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ تم آپ مسجدوں میں نہ آؤ۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ چونکہ بچوں کا آنا بہ اعتبار اپنے آنے کی نسبت مشکل ہے۔ اس لئے اس کو اہمیت دو۔ یہ کام صرف اس شخص کا نہیں جسے

مربی اطفال

مقرر کیا گیا بلکہ ہر شخص کا جسے کوئی بھی بچہ ایسا نظر آئے جو مسجد میں نہیں آتا۔ فرض ہے کہ وہ اسے مسجد میں لانے کی کوشش کرے مگر اس طرح سے نہیں کہ ایک دکان پر بیٹھ گئے اور کہنا شروع کر دیا فلاں کے بچے نماز نہیں پڑھتے۔ اور پھر وہاں سے اٹھ کر دوسری دکان پر گئے۔ اور کہنا شروع کر دیا فلاں کے بچے نماز نہیں پڑھتے وہاں سے اٹھے تو تیسری مجلس میں گئے اور وہاں بھی کہہ دیا کہ فلاں کے بچے بالکل آوارہ ہو گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصلاح کے بجائے خرابی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

اصلاح کا طریق یہ ہے

کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ فلاں کے بچے میں یہ نقص ہے تو اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے کہو اور پھر سمجھ لو کہ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ یا اگر یہ سمجھو کہ جس شخص کے بچوں کے متعلق تمہیں شکایت ہے وہ حوصلہ والا آدمی ہے۔ اور وہ بات سن کر برداشت کرلے گا تو اس سے کہدو۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کا کوئی عیب سن ہی نہیں سکتے۔ وہ اگر بچے کو چوری کرتے بھی دیکھ لیں تو کہیں گے چونکہ دروازے سے داخل ہونا اس کے لئے خطرناک تھا۔ اس لئے اس نے سیندھ لگانی شروع کر دی تھی۔ ورنہ اس نے چوری نہیں کی۔ پس جس شخص کے متعلق تم سمجھو کہ وہ برداشت کرے گا۔ اسے کہہ دو کہ

اس کے بچے میں یہ نقص ہے

اس کے ازالہ کی طرف توجہ کریں اگر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور سرپرست کے علاوہ کسی چوتھے شخص کے پاس کبھی کسی شخص کا کوئی عیب بیان کرے گا تو میرے نزدیک مجرم سمجھا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے یہ ایک بہت بڑا عیب ہے جو اصلاح کے نام پر کیا جاتا ہے۔ لوگ اس بہانہ کی آڑ میں کہ ہم تو اصلاح کے لئے دوسرے کے عیب بیان کر رہے ہیں۔ جگہ جگہ

دوسروں کی عیب چینی

کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اسلام کے خلاف عمل کر رہے ہوتے ہیں قرآن کریم نے سورۂ نور میں اس امر کا فلسفہ کھول کر بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ قوم کو تباہ کرنے والا طریق ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے قرآن کریم میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کے پاس کسی کا عیب بیان کرتا ہے۔ وہ اشاعت فحش کرتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا کہ آجکل تو لوگ بڑی چوریاں کرتے ہیں وہ قوم کی اصلاح نہیں کرتا بلکہ انہیں ترغیب دیتا ہے کہ تم بھی چوری کرو یہ ایک ایسا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ کوئی قوم اسے نظر انداز کر کے ترقی نہیں کر سکتی۔ درحقیقت

اس کی وجہ یہ ہے

کہ دنیا میں عام طور پر دین کو قبول کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے

یہ سنا ہوا ہوتا ہے کہ ایک خدا ہے اور اس نے اپنا رسول بھیجا ہے ہمیں اس کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے۔ وہ نمازیں پڑھیں گے۔ مگر اس لئے نہیں کہ نماز میں فلاں فلاں حکمت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کا یہ ایک حکم ہے۔ روزے رکھیں گے مگر اس کی حکمت انہیں معلوم نہیں ہوگی پس دنیا کا بیشتر حصہ ایسا ہوتا ہے جو اصولی طور پر چند باتیں سمجھ لیتا ہے۔ اور باقی باتوں میں تقلیدی رنگ اختیار کر لیتا ہے خواہ بظاہر وہ غیر مقلد ہی کیوں نہ کہلاتا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ہزار میں سے ۹۹۹ یا ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نو سو ننانوے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو تقلیدی طور پر اسلامی احکام پر عمل کرتے ہیں حکمتوں کو سمجھنے والے ان میں بہت کم ہوتے ہیں وہ اتنی بات سمجھ لیتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو دوسری باتوں پر مقدم رکھنا چاہیئے اس کے بعد وہ کسی حکمت کے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے صرف چند آدمی ایسے ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے تفقہ فی الدین عطا کیا جاتا ہے۔ باقی سب مقلد ہوتے ہیں۔ خواہ وہ حریت کے دلدادہ ہی کیوں نہ کہلائیں۔ سورہ نور میں جو حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب اسلام کے احکام کی حکمت سمجھ کر عمل کرنے والے لوگ بہت قلیل ہیں تو باقی لوگ وہی رہ جاتے ہیں۔ جو دوسروں سے اثر قبول کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو کہ دنیا یوں کرتی ہے۔ تو وہ بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اگر معلوم ہو کہ دنیا خراب ہو گئی تو وہ بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر معلوم ہو کہ دنیا نیک ہے تو وہ بھی نیکی کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر انہیں کسی وقت پتہ لگ جائے کہ جنہیں ہم نیک سمجھتے تھے وہ دراصل نیک نہیں تو اسی دن ان کے دلوں میں سے بھی نیکی کی عظمت مٹ جاتی ہے۔ اور وہ بھی بدی میں مبتلاء ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نیکی کو نیکی سمجھ کر نہیں قبول کیا ہوتا بلکہ عام اثر کے ماتحت ایک خیال کی تقلید اختیار کی ہوئی ہوتی ہے۔ پس قرآن مجید نے بالوضاحت یہ امر بیان کر دیا ہے کہ جو شخص غیر ذمہ دارانہ طریق پر کسی کے عیب بیان کرتا ہے۔

وہ اشاعتِ فحش کرتا ہے

اور وہ ویسا ہی مجرم ہے جیسا کہ گناہ کرنے والا۔ اگر ایک شخص نے چوری کی تو یہ اسکا

ایک ذاتی فعل ہے۔ مگر ایک دوسرا شخص اگر ہر جگہ بیان کرتا پھرے گا کہ آجکل لوگ بڑی کثرت کے ساتھ چوریاں کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ چوری کی ہیبت دلوں سے مٹ جائے گی اور سننے والوں میں سے بھی کئی چور بن جائیں گے پس دوسرے کے چوری کے عیب کو ظاہر کرنے والا قوم کا ہمدرد نہیں کیونکہ چوری تو ایک شخص نے کی مگر اس نے چوری کی ہیبت کم کر کے بیسیوں شخصوں کو چور بنا دیا۔ ایسے اشخاص یقیناً اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں سرزنش کی جائے اور ان کی

اصلاح کی کوشش کی جائے

میں نے بہت کچھ سوچنے اور غور و فکر کرنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے مطابق کہ دیت ساری قوم پر ڈالی جائے فیصلہ کیا ہے کہ مرکز سلسلہ میں جس محلہ کے کسی فرد کے متعلق آئندہ یہ ثابت ہو کہ وہ دوسروں کے عیوب بیان کرتا رہتا ہے اس تمام محلہ پر اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ ڈالا جائے تاکہ آئندہ ہر شخص احتیاط کرے۔ اور جس کسی کے پاس بھی کوئی کسی کا عیب بیان کرنے لگے وہ اسے فوراً روک دے میں نے اس مقصد کے لئے بہت کثرت سے دعائیں کی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی تھی کہ وہ اس نقص کے ازالہ کا کوئی طریق سمجھائے۔ تب یکدم جس طرح الہام ہوتا ہے میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس کے

علاج کا ایک ہی طریق ہے

اور وہ یہ کہ جس محلہ کے کسی فرد کے متعلق ثابت ہو کہ وہ لوگوں کی عیب چینی کرتا رہتا ہے اور محلہ کے لوگ اسے روکتے نہیں اس تمام محلہ پر اس کا جرمانہ ڈالا جائے تاکہ ہر شخص چوکس ہو جائے اور آئندہ احتیاط کے ساتھ اپنی زبان کھولے۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ دوسروں کی حرمت اور ان کی عزت کا پاس کیا جائے اس وقت تک کبھی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ پس محلہ کے عہدیداروں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے مردوں اور بچوں کی شکلیں پہچانیں اور ہر فرد سے ذاتی واقفیت پیدا کریں اس کے بعد ان کا دوسرا کام یہ ہے کہ وہ بچوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالیں اور پھر تیسرا کام یہ ہے کہ اپنے محلہ کے لوگوں کے

اخلاق کی اصلاح کریں

جب کسی کا عیب معلوم ہو خصوصاً اپنے دوست اور رشتہ دار کا تو ہر شخص کا فرض ہے کہ یہ معاملہ پریذیڈنٹ سیکرٹری اور سرپرست کے نوٹس میں لائے مگر اس طریق پر کہ معاملہ پیش کرنے میں غصہ بغض اور کینہ کیپٹ نہ ہو۔ بلکہ خالص اصلاح اور محبت کا جذبہ کام کر رہا ہو اور اگر کسی شخص کے متعلق معلوم ہو کہ وہ کسی کا عیب غیر متعلق شخص کے سامنے بیان کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ مجرم ہے اور فتنہ پیدا کر رہا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس کا منہ بند کرو اور اگر اسے نہیں روکو گے تو سارا محلہ تعزیر کا مستحق سمجھا جائے گا۔ گویا ہماری جماعت کے دوستوں کی اصلاح کے لئے یہ ایک اخلاقی جنگ ہو گی اور یہ ویسی ہی بات ہو گی جیسے ڈاکٹر کے پاس لوگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پھوڑے میں نشتر مارو۔ اب کوئی شخص نہیں کہتا کہ کتنا غضب ہو گیا ڈاکٹر نے نشتر چبھو دیا۔ اسی طرح جب کوئی شخص ہمیں آکر کہتا ہے کہ میری اصلاح کرو تو ہمارا حق ہے کہ ہم

درستئ اخلاق کے لئے مناسب قدم اٹھائیں

اگر اس کی نیت اصلاح کی ہو گی تو وہ ہمارے ساتھ رہے گا اور اگر نیت نہ رہے گی تو کہہ دے گا جاؤ جی میں بیعت توڑتا ہوں۔ اس کے بعد ہمارا اس پر کوئی حق نہیں رہے گا بہرحال جب کوئی شخص ہمارے پاس آجاتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہمارے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کام کرے کیونکہ بیعت کے بعد کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنا قدم پیچھے ہٹائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ گئے تو انصار سے آپ نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی قوم حملہ آور ہوئی تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جنگ کرنی پڑی تو ہم ساتھ نہیں دیں گے

جنگ بدر کے موقع پر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو اکٹھا کیا اور فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ مشورہ کا کیا سوال ہے آپ آگے بڑھئیے اور لڑیں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ آپ نے پھر فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ مہاجرین نے پھر کہا یا رسول اللہ ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ لڑیں۔ آپ نے پھر فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس پر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ شاید لوگوں سے مراد آپ کی ہم انصار ہیں کیونکہ مہاجرین تو پے در پے کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی خدمات بھی پیش کیں مگر آپ نے یہی فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو اس لئے شاید اس سے مراد ہم انصار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ بے شک جب اسلام کا نور ابھی ہم میں کامل طور پر داخل نہیں ہوا تھا تو ہم نے آپ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ہم مدینہ میں ہی دشمن سے لڑیں گے۔ مدینہ سے باہر اگر جنگ ہوئی تو اس میں شامل نہیں ہوں گے مگر یا رسول اللہ اب تو اسلام ہمارے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے سامنے سمندر ہے آپ ہمیں حکم دیجئے ہم ابھی اس میں کود پڑتے ہیں اور آپ یہ مت خیال کیجئے کہ ہم آپ سے پیچھے رہیں گے۔ خدا کی قسم ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور کوئی دشمن اس وقت تک آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری نعشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔

یہ وہ ایمان ہے

جو بیعت کے بعد ہر انسان کو حاصل ہونا چاہیئے اور یہی ایمان ہے جس کے پیدا کرنے کا آپ لوگوں نے اقرار کیا ہے اس کے بعد اگر نظام سلسلہ کی طرف سے کسی کی اصلاح کی غرض سے کوئی قدم اٹھایا جائے تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس پر شور مچائے آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اصلاح کی جائے مگر اس کے لئے کوئی سامان نہ کئے جائیں یہ تو ویسی ہی بات ہو جاتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی کنجوس شخص تھا اس کا یہ طریق تھا کہ وہ ایک عورت سے شادی کرتا کچھ دنوں کے بعد اس کے روپیہ اور زیور وغیرہ پر قبضہ کر کے اسے چھوڑ دیتا۔ پھر دوسری شادی کرتا کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی چھوڑ دیتا۔ اسی طرح اس نے کئی شادیاں کیں اور کسی نہ کسی بہانے سے سب کو نکال دیا۔ آخر ایک اور عورت سے شادی کی وہ ہوشیار اور عقلمند تھی کئی مہینے گذر گئے مگر اس نے کوئی ایسا امر ظاہر نہ ہونے دیا جو اسے ناگوار گذرتا اس شخص کو خیال آیا کہ اگر یہ اس طرح میرے پاس رہی تو میں اس کے زیورات وغیرہ پر قبضہ کس طرح کر سکوں گا۔ پھر وہ بھی چونکہ بڈھا ہو چکا تھا اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں مر گیا تو میری دولت پر بھی یہ قابض ہو جائے گی۔ ایک دن یہ سوچ کر باورچی خانہ میں چلا گیا بیوی روٹیاں پکا رہی تھی جاتے ہی اس نے جوتا اٹھا لیا اور بیوی کے سر پر مارنے لگا اور کہنے لگا کم بخت تو روٹی تو ہاتھوں سے پکاتی ہے تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں

وہ عورت عقلمند تھی

کہنے لگی آپ ناراض ہو کر کیوں اپنی طبیعت خراب کر رہے ہیں روٹی تیار ہے کھانا کھا لیجئے اس کے بعد جتنا جی چاہے مجھ پر غصہ نکال لیں۔

خیر اس کی باتوں سے ذرا کچھ ٹھنڈا ہوا اور روٹی کھانے بیٹھ گیا۔ جب روٹی کھا رہا تھا تو بیوی جوتا لے کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کم بخت تو کھانا تو منہ سے کھاتا ہے تیری ڈاڑھی کیوں ہلتی ہے اس نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ آج سے میرا تیرا مقابلہ بند ہوا تو جیتی اور میں ہارا۔ جس طرح روٹی پکاتے ہوئے کہنی ہلے گی اور کھانا کھاتے ہوئے ڈاڑھی ہلے گی۔ اسی طرح جب کوئی شخص لوگوں کی اصلاح کرنا چاہے گا تو اسے بعض لوگوں کو سزا بھی دینی پڑے گی۔ پس اصلاح کے بتائے ہوئے طریقوں پر آپ لوگ کام کریں

ہر شخص کا یہ فرض ہے

کہ جب وہ کسی کا عیب دیکھے اسے خود دور کرنے کی کوشش کرے اور اگر دیکھے کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے تو وہ خاموش ہو جائے اور اس عیب کا کسی دوسرے کے پاس ذکر تک نہ کرے اور اگر وہ دیکھتا ہے کہ وہ خود اصلاح نہیں کر سکتا تو محلہ کے پریذیڈنٹ وغیرہ کے پاس پہنچے اور اگر دیکھے کہ وہ بھی توجہ نہیں کرتے تو پھر جو ان پر عہدیدار مقرر ہیں انہیں توجہ دلائے۔ مثلاً لڑائی جھگڑوں کے معاملات نظارت امور عامہ میں پیش کرنے چاہئیں اور اصلاح یا محبت باہمی وغیرہ کے لئے اصلاح و ارشاد کے محکمہ میں جانا چاہیئے۔ لیکن ان کے علاوہ اور کسی کے پاس دوسرے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کوئی کرے گا تو وہ فتنہ کا مرتکب سمجھا جائیگا۔

یہ طریق ہے جو اصلاح کا ہے اگر آپ لوگ اس کو چلانے میں مدد دیں گے تو دیکھیں گے کہ لڑائیاں جھگڑے اور فتن کس طرح دور ہو جاتے ہیں۔

ہر چیز ہمیشہ اپنے ماحول میں پنپتی ہے

ایک باغی تبھی پنپ سکتا ہے جب وہ اپنے ارد گرد بغاوت کی باتیں سنتا ہے اگر بغاوت کی باتوں پر سرزنش کی جائے تو باغی پیدا ہونے بھی بند ہو جائیں گے اسی طرح لڑائی جھگڑے بھی تبھی پیدا ہوتے ہیں جب انسان لڑائی جھگڑوں کی باتیں سنتا ہے اگر باتیں ہونی بند ہو جائیں تو لڑائی جھگڑے بھی نہیں

ہوں گے اور اس دنیا میں آپ لوگوں کو جنت مل جائے گی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کیلئے اللہ تعالیٰ نے دو جنتوں کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جسے اس جہان میں جنت ملی اسی کو اگلے جہان میں جنت ملے گی پھر آپ لوگ روزانہ اس دنیا میں جہنم دیکھتے ہیں اور پھر بھی جنت کی اُمید رکھتے ہیں۔ جنت کی تعریف خدا تعالیٰ نے یہ کی ہے کہ وہاں دل میں کسی کے متعلق کوئی بغض اور کینہ نہیں ہوگا۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے دلوں کو دوسروں کے بغض اور کینہ سے پاک کر دیں تاکہ

اس دنیا میں ہمیں جنت حاصل ہو

میں بعض دفعہ کسی کی اصلاح کی غرض سے کوئی قدم اُٹھاتا ہوں تو ساتھ ہی میرا دل بھی گھبرا رہا ہوتا ہے اور میں اس کے لئے یہ دعا کرنی شروع کر دیتا ہوں کہ الٰہی اس قدم سے یہ کسی ابتلاء میں نہ پڑ جائے کیونکہ میں نے یہ قدم محض اس کی اصلاح کی خاطر اُٹھایا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج تک کسی ایک شخص کا بھی میرے دل میں بغض پیدا نہیں ہوا ہاں ان افعال سے بغض ضرور ہوتا ہے جو سلسلہ احمدیہ اور دین اسلام کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ لیکن افعال سے بغض بُغض نہیں کہلاتا بلکہ وہ اصلاح کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ہم چوری کو بے شک بُرا کہتے ہیں لیکن چور سے ہمیں کوئی بغض نہیں ہوتا وہ اگر چوری چھوڑ دے تو ہم ہر وقت اس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پس

اصلاح محبت کے جذبات کے ماتحت کرنی چاہیئے

لیکن میں نے دیکھا ہے بعض لوگ محض دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش میں دوسرے کی شکایت کر دیتے ہیں ان کے مدنظر یہ نہیں ہوتا کہ اس کی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے نقصان پہنچے۔ ایسے لوگ جب میرے پاس کسی کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور میں محبت اور پیار سے اسے سمجھاتا ہوں اور وہ سمجھ جاتا ہے۔ تو شکایت کرنے والے کہنے لگ جاتے ہیں بھلا اصلاح کس طرح ہو۔ ہم پہلے فلاں کی شکایت خلیفۃ المسیح تک بھی پہنچائی مگر انہوں نے کچھ نہ کیا گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کی شکایت کی جائے اس کے خلاف ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے۔ حالانکہ یہ اصلاح کا آخری طریق ہے اس سے پہلے ہمیں محبت اور پیار سے دوسرا کو سمجھانا چاہیئے۔ اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارے ایک بھائی کی اصلاح ہوگئی ؁

ربوہ اور قادیان کے مُتعلق
امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات

ترجمہ از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

تاثرات محترم حسن حکیم صاحب امیر جماعت واگیگن (ا ل)

ربوہ سے باہر ہم نے فوج کے کم سے کم دو صد خیمے لگے دیکھے۔ اور ربوہ میں داخل ہوئے تو پاکستانی فوج اور ریزرو پولیس کو سڑک کے کنارے کھڑی لگا ہوں سے غیر ملکیوں کو دیکھکر حیرت زدہ ہوتے دیکھا کہ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ اور پندرہ سال پہلے امریکہ میں فساد زدہ شہروں میں نیشنل گارڈ کو بھجوانے کی یاد آ کر مجھے اضطراب ہو رہا تھا۔ حکومت پاکستان کا کہنا تھا کہ کسی امکانی ہنگامہ کے مدنظر پولیس وغیرہ متعین کی گئی ہے۔ پاکستان اور بیرونی ممالک کے ایک لاکھ سے زیادہ زائرین کے اجتماع کے موقعہ پر یہ ضروری احتیاط تھی۔ ٹریفک کی آمد و رفت پر کبھی پولیس کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اور جلسہ گاہ کو جاتے وقت بھیڑ اور اژدہام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو بھی کم عمر خدام الاحمدیہ جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں ہوتی تھیں۔ ایسی عمدگی سے کنٹرول کرتے تھے کہ فوج کے افسران بھی ان کی تعریف کرتے تھے۔ بالعموم باوردی فوج سڑکوں میں مارچ کرتی ہوئی اپنے بھاری بوٹوں سے بھاری آواز پیدا کرتے ہوئے کسی آبادی میں پہنچے تو لوگوں کی توجہ ان پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ لیکن ربوہ کا حال اس سے مختلف تھا۔ گو اس کے ہر حصہ میں فوج مارچ کرتی پائی جاتی تھی لیکن فوج کی عمدہ ڈرل کرتے دیکھنے کے لئے بچے نہیں رُکتے تھے۔ اسی وجہ سے فوج کو مایوسی ہوتی [illegible] اس حد تک فوج کو نظر انداز کر رہے تھے کہ ان کی اس حالت کو دیکھکر میں بھی پریشان ہو اُٹھا تھا۔

پولیس ہمیں یہ احساس کرانا چاہتی تھی کہ انکا کنٹرول ہے۔ چنانچہ ربوہ میں آتی پولیس نے تمام غیر ملکیوں سے گورنمنٹ کے پاس۔ پاسپورٹ نمبر تاریخ ولادت وغیرہ کے کوائف نوٹ کرائے۔ پاکستانی حکام کو پاسپورٹ پڑھنے میں دقت معلوم ہوتی تھی۔ میرا ہی ذکر سنیئے۔ میرے کوائف میں بجائے میرے میری والدہ محترمہ کا نام درج کر لیا۔ حالانکہ ان کا نام اس خانہ میں درج تھا کہ کسی ایمرجنسی کے موقعہ پر کسی کو اطلاع دی جائے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ والدہ صاحبہ کے نام والے پاکستانی فارم کے ذریعہ ہی میں ہندوستان میں داخل ہوا۔ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر ہم سے یہ کوائف رجسٹر نہیں کیئے گئے تھے۔ شاید اس لئے کہ احمدی مُسلم تھے لیکن اب غیر مُسلم ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ سال احمدیوں کے لئے کوئی اور لقب اختیار کیا جائے۔

تاثرات محترمہ بہن ناصرہ رضا صاحبہ مقیم کنوشا (وِس)

یونہی ہم لاہور میں ہوائی جہاز سے اُترے تو ایک گروپ نے اللہ اکبر اور لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کے نعروں سے ہمارا استقبال کیا۔ یہ احساس مجھ پر طاری ہو گیا کہ حقیقی سفر اب شروع ہوا ہے۔ اور میں خیال کرنے لگی کہ واقعی میں لاہور میں ہوں جہاں کسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تھے۔

مسجد دار الذکر میں لے جا کر ہم خواتین کو مردوں سے الگ ناشتہ کروایا گیا اور پھر ہم لاہور کے پُر محبت احباب سے جُدا ہو کر ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ربوہ کے قریب ہمیں قطار در قطار پہاڑیاں نظر آئیں جو خاموشی سے اشارہ کر رہی تھیں کہ وہ ربوہ ہے۔ اس خیال سے کہ ہمارے پیارے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں ہیں اور آپ سے ہماری ملاقات اور گفتگو ہوگی میری نبض اور دھڑکنیں تیز چلنے لگے۔ ربوہ کا قصبہ صاف ہے اور لاہور سے مختلف ہے جہاں آٹو موبائلز کی تیز سیٹیاں اور لوگوں کی تیز نقل و حرکت نظر آتی ہے مجھے ربوہ میں یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ لوگوں کی تعداد اتنی بڑی ہونے کے باوجود وہ خاموش اور پُر سکون تھے اور رجالِ (اور جالِ) مخرد یقین سے معمور نظر آتے تھے۔

ہم خواتین کو حضور کے احاطہ میں پانچ کمرے دئے گئے جن میں سکون، صفائی اور نظافت تھی۔ ہم سے اوّلین ملاقات کرنے والی چھوٹی آپا حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا تھیں۔ آپ کی پُر شفقت، کریمانہ اور پُر سکون آنکھوں کو دیکھکر میرے اندر ایک ناقابلِ بیان ہیجان پیدا ہوا۔ آپ کا چہرہ پُر تبسم تھا اور معانقہ کرنے پر آپ کو چھوڑنے پر دل آمادہ نہ ہوتا تھا۔ اوّلین نظر سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے اندر ہم سب کے لئے محبت ہے۔ آپ کے قرب میں آنے سے جذبۂ مسرت نے مجھ میں یہ احساس پیدا کر دیا کہ میں آپ کی تقلید میں آپ جیسی بن جاؤں۔

آپ نے دو جوان لڑکیوں کو ہمارے ترجمان اور گائیڈ کے طور پر مقرر فرما دیا۔ یہ لڑکیاں بہت خوش باش تھیں اور اُن کے ہر کام سے اُنس ظاہر ہوتا تھا۔ اور وہ یہ محسوس کرتی تھیں کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے خدمت کرتی ہیں۔ اور وہ بے غرضی اور خوشی سے ہماری ضروریات کا خیال رکھتی تھیں۔ سامریکن ہونے کی وجہ سے ان کا یہ سلوک نہیں تھا بلکہ ان کا باہمی سلوک اور ہر کسی سے رویہ ایسا ہی بے غرضانہ تھا۔ پہلی شام کو ہی یہ اطلاع ملی کہ حضور ہمیں شرفِ ملاقات عطا فرمائیں گے۔ تو جذبات میں عجیب قسم کا ہیجان پیدا ہوا۔

ہم حضور کی خدمت میں پہنچیں تو آپ کو متبسّم اور شیریں اخلاق پایا۔ آپ کے السلام علیکم میں محبت [illegible]

آخری قسط

فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ!

۱۸۸۹ء کے فتاویٰ سے لے کر موتمر عالمِ اسلامی کی تازہ قرارداد تک

جماعتِ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کی وسیع بنیاد

محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد

جماعت احمدیہ کا عالمگیر تبلیغی نظام

برّ صغیر پاک و ہند کے ممتاز ادیب و صحافی علامہ نیاز محمد خان نیاز فتحپوری جماعت احمدیہ کے عالمگیر تبلیغی نظام کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ امر مخفی نہیں کہ تحریک احمدیت کی تاریخ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم و بیش ستر (اب پچاسی ناقل) سال سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا لیکن اس قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت اختیار کر لی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابستہ نظر آتے ہیں اور دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ خدا اسلام کی صحیح تعلیم ......کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں ......اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ و افریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں"

(ملاحظاتِ نیاز صفحہ ۴۵)

موتمر عالم اسلامی کی تازہ قرارداد

اب حال ہی میں "موتمر عالم اسلامی" کی کانفرنس (۱۴ تا ۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ مطابق ۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء) نے مکہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جسے سعودی عرب کے پریس کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے اخبارات نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

عراقی عالم صالح محمد رضا شبیبی کی نظم

مندرجہ بالا قرارداد کو پڑھ کر ہمیں عراقی عالم صالح محمد رضا شبیبی کا شعری کلام یاد آ گیا ہے۔ آپ نے پندرہ برس قبل ایک نظم کہی تھی جس کے چند اشعار یہ ہیں:-

الا لیت شعری ما تسرّ (روح احمد)
اذا طالعتنا من علٍ او تطلّعت
واکبر ظنّی لو اتانا (محمد)
للاقی الذی لاقاہ من اھل مکّۃ
عدلنا عن النور الذی جاءنا بہ
کما عدلت عنہ قریش فضلّت
اذن لقضیٰ لا منھج الناس منھجی
ولا ملّۃ القوم الاواخر ملّتی؟

یعنی اگر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح عالم بالا سے ہمارے حالات سے واقف ہو جائے یا ہمیں جھانکے اور دیکھ پائے تو معلوم نہیں ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے۔ میرا ظن غالب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو آپ کو آج بھی اس قوم کے ہاتھوں اسی قسم کے سب و شتم اور انکار حق سے دو چار ہونا پڑے گا جس طرح اہل مکہ کے ہاتھوں دو چار ہوئے (کیونکہ) ہم اس نورِ حق سے جسے آپؐ لے کر مبعوث ہوئے تھے اسی طرح روگردانی کر چکے ہیں جس طرح قریش نے جس سے منہ پھیرا تھا اور گمراہی کے گڑھے میں جا پڑے تھے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زبوں حالی اور راہ حق سے بیزاری دیکھ کر یقیناً یہ فیصلہ کریں گے کہ لوگ جس راستہ پر چل رہے ہیں یہ میرا بتایا ہوا راستہ نہیں ہے اور آخری زمانہ کے لوگوں نے جس مذہب کا طوق ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب ہرگز نہیں ہے۔

(روزنامہ کوہستان ۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۹ء ص ۲)

حضرت محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ اور ۷۲ ناری فرقے

قطع نظر اس کے کہ مندرجہ بالا فتنہ انگیز قرارداد محض مفتریات کا مجموعہ ہے جس نے دجل و فریب کے گزشتہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں اس قرارداد کا دلچسپ ترین پہلو یہ ہے کہ یہ قرارداد خود سعودی عرب کے روحانی پیشوا حضرت محمد بن عبد الوہاب کے مسلک کے صریح خلاف ہے حضرت محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک تو اپنے فرقہ کے علاوہ باقی سب ۷۲ فرقے ناری ہیں اور ان کو جہنمی سمجھے بغیر کوئی مسلمان فقیہہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس پر عمل کئے بغیر کوئی مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ چنانچہ حضرت محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں:-

"واعظم الفائدۃ للک ایھا الطالب واکبر العلم واجلّ المحصول ان فھمت ما صحّ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بدأ الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدأ

وقولہ: "لتتبعنّ سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا یا رسول اللہ الیھود والنصاریٰ؟

قال فمن؟"

وقولہ "ستفترق ھذہ الامۃ علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ" فھذہ المسالۃ اجلّ المسائل فمن فھمھا فھو الفقیہ ومن عمل بھا فھو المسلم فنسال اللہ الکبیر المنان ان یتفضل علینا وعلیکم بفھمھا والعمل بھا"

(مختصر سیرۃ الرسول از محمد بن عبد الوہاب ص ۱۳ مطبع السنۃ المحمدیۃ ۱۷ شارع شریف باشا الکبیر القاہرہ)

یعنی اے طالب! سب سے بڑا فائدہ اور سب سے بڑا علم اور سب سے بڑا مقصود یہ ہے اگر تو وہ سمجھ جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درست مروی ہے اور وہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کا آغاز ایسی حالت میں ہوا تھا کہ وہ غریب تھا اور پھر وہ اسی طرح غریب ہو جائیگا جیسا کہ ابتداء میں تھا۔

اور حضورؐ کا یہ قول کہ تم اپنے سے پہلوں کے طور و طریق کی پیروی کرو گے اور ایسے ہو گے جیسے ایک کان دوسرے کان کے مشابہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں تو تم بھی داخل ہو گے۔ صحابہؓ نے عرض کی اے رسولِ خدا! کیا آپؐ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے تو آپ نے فرمایا اور کون؟

اور خدا کے رسول کا یہ قول کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے۔ پس یہ مسئلہ اہم

مسلکوں میں سے ہے جس نے اس کو سمجھا وہ فقیہ ہے اور جس نے اس پر عمل کیا وہ مسلمان ہے۔ پس ہم خدائے کریم اور منان سے ملتجی ہیں کہ وہ ہم کو اور تم کو اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مندرجہ بالا اقتباس کے مطابق محمد بن عبد الوہاب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی روشنی میں عہدِ حاضر کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ کو صحیح مسلمان اور ناجی وجنتی قرار دیتے ہیں۔ مگر موتمر عالم اسلامی نے ان مسلمانوں کے خلاف کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کیا اور ایک فرقہ کو خارج از اسلام قرار دیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی صریحاً خلاف ورزی اور حضورؐ کی عدالت عالیہ کے فیصلہ سے قطعی بغاوت کے مترادف ہے۔

حرمین شریفین کا تقدس اور چیز ہے اور اہلِ حرمین کے اعمال وفتاوی اشئ دیگر

یہاں یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حرمین شریفین کا تقدس اور اہلِ حرمین کے اعمال وفتاوی دو جدا جدا چیزیں ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت محمد بن عبد الوہابؒ کے پوتے شیخ عبد الرحمٰن بن حسن بعض تاریخی واقعات کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"نحن بحمد الله لا ننكر فضل الحرمين بل ننكر على من انكره و لكن نقول الارض لا تقدس احدا و انما يقدسه الموء عمله فالمحل الفاضل لكثرة ثوابه واهل الباطل لا يزيدهم الا شرًا تعظم فيه سيأتهم كما قال تعالى في حرم مكة "و من يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم"

(مجموعة التوحيد - صـ۲۳۵ - مطبوعه مكة المكرمة سنة ۱۳۴۶ھ)

ترجمہ:۔ الحمد للہ کہ ہم حرمین شریفین کی فضیلت کے منکر نہیں بلکہ اس فضیلت کے انکار کرنے والے کو سخت ناپسند کرتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ زمین کسی شخص کو پاک قرار نہیں دے سکتی۔ بلکہ انسان کے اعمال اسے مقدس ٹھہراتے ہیں۔ کسی مقام کی فضیلت اس کے ثواب کی کثرت یعنی نیک اعمال کے ذریعہ ہوتی ہے لیکن وہی مقام اہلِ باطل کو ان کی برائی اور شر میں بڑھاتا ہے اس میں ان کے اعمالِ بد کا بوجھ اور زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حرمِ مکہ کے متعلق فرمایا ہے کہ جو شخص اس میں از راہِ ظلم الحاد کے ارتکاب کا ارادہ کرے گا۔ ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

قرارداد کی حیثیت محض کاغذ کے پُرزہ کی ہے

پس جس اعتبار سے بھی دیکھا جائے "المؤتمر" کی یہ قرارداد کاغذ کا ایک پرزہ ہے جس کی کوئی شرعی و اخلاقی حیثیت نہیں اور اگر اس کے بین السطور سے کوئی نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ غیر مسلم سامراجی طاقتیں غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان آسمانی منصوبہ سے جو مہدی موعودؑ کی جماعت کے پیشِ نظر ہے۔ غایت درجہ خوفزدہ ہو گئی ہیں اور اب ان کو اپنی زندگی کے بچاؤ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں نظر آ رہا کہ وہ عالمی سطح پر بعض مسلمانوں کو کٹھ پتلی بنا کر اشاعت اسلام کی تبلیغی مہم میں روک پیدا کر دیں مگر ؎

این خیال است ومحال است وجنوں

احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا نشان

علاوہ ازیں موتمر کی یہ تازہ قرارداد احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا نشان ہے اس لئے کہ اس نے قرآنِ عظیم اور صلحائے امت کی ان پیشگوئیوں کو ایک بار پھر سچا ثابت کر دکھایا ہے۔ جن میں مہدی موعودؑ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔

حقیقی اسلام کی ترقی کے نئے انقلابی دور کا آغاز

حق یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ۹۰ سالہ عظیم الشان ترقیوں اور خدائی نصرتوں کے رُوح پرور نظارہ کو دیکھ کر ہمارے دل خدا کی حمد سے لبریز اور اس کے شکر سے معمور ہو جاتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ مستمرہ کے مطابق (اگر جماعت احمدیہ قربانی اور اخلاص کے بلند مقام پر قائم رہی تو۔) انشاء اللہ "موتمر عالم اسلامی" کی اس قرارداد کے بعد احمدیت کا ایک ایسا نیا انقلابی دور شروع ہو گا جس کا تعلق بنیادوں کی مضبوطی سے نہیں بلکہ اسلام کے پرشکوہ اور سربفلک قلعہ کی تعمیر کے ساتھ ہو گا اور جس طرح ۱۸۸۹ء سے ۱۹۷۵ء تک ۹۰ سال کے اندر حقیقی اسلام تمام ممالک میں پھیل گیا ہے اسی طرح الٰہی وعدوں کے مطابق آئندہ نوے سال کے اندر اندر یہ دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو گا۔ اور جہاں ایک سے کم نہ تھے وہاں اب کروڑوں اور کھربوں احمدی ہو جائیں گے۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

۔۔۔۔ پہلے اور ابتدائی فتوے ملک ملک کے تھے اس واسطے جماعت احمدیہ کا نفوذ ان ملکی سطح پر ہوتا رہا۔ لیکن "موتمر عالم اسلامی" کا موجودہ غیر اسلامی فتویٰ بین الاقوامی رنگ رکھتا ہے جس سے نہ صرف یہ حقیقت نمایاں ہو کر سامنے آگئی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت وعظمت حاصل ہو چکی ہے بلکہ اس سے خدا کی اس تقدیر کا پتہ چلتا ہے کہ انشاء اللہ احمدیت کو بین الاقوامی طور پر فتوحات ہوں گی اور اسلام بہت جلد پوری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

پس اس قرارداد پر احمدی خوش ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے افضال وبرکات اگلی صدی میں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوں گے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ صدی اسلام واحمدیت کے غلبہ کی صدی ہوگی۔

حقیقی اسلام کے غلبہ کی صدی کا رُوح پرور منظر

اکیسویں صدی عیسوی اور پندرھویں صدی ہجری کا نقشہ عالم کیا ہو گا؟ کس طرح خدا کے فضل سے احمدی مجاہدوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادموں اور چاکروں کے ذریعہ دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں آئیں گی؟ کیونکر اسلام تمام دلوں کو فتح کرے گا؟ ۔۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . غلبہ اسلام کے ان تمام مراحل کی نسبت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں تفصیلی روشنی ملتی ہے۔ بطور نمونہ چند پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام یقین ومعرفت سے لبریز دل کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

(۱) "مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کی فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے۔ یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا۔" (پیغام صلح صـ۳۳ تالیف مئی ۱۹۰۸ء)

(۲) "إِنِّي أَرَى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا فِي حِزْبِ اللهِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَهٰذَا مِنْ رَبِّ السَّمَاءِ وَعَجِيبٌ فِي أَعْيُنِ أَهْلِ الْأَرَضِينَ" (نور الحق حصہ دوم صـ۱۰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

یعنی۔ میں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی نظر میں عجیب۔

(۳) "اللہ جل شانہ نے مجھے خبر دی ہے کہ يصلون عليك صلحاء العرب و ابدال الشام و يصلي عليك الارض والسماء و يحمدك الله من عرشه" (مکتوب حضرت اقدسؑ مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

ترجمہ:۔ تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔" (تذکرہ طبع سوم صـ۴۶۳)

(۴) "میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔" (رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۲ صـ۱۳۱ تذکرہ طبع سوم صـ۸۱۳)

(۵) "اِنّی ملکتُ المشرق والمغرب" (الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۷۹۶)

(ترجمہ) میں مشرق و مغرب کا مالک ہوا۔

(۶) "خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ تالیف مارچ ۱۹۰۶ء)

(۷) "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا روز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا۔ اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے۔) تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۱-۶۲ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

(۸) "خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی ۴۴ آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائیگی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہرینگے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک اُن سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر ایک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۱۹۸)

(۹) "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجّت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ۔۔۔۔۔۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے" (تذکرۃ الشہادتین۔ صفحہ ۶۶-۶۷)

ربوہ اور قادیان کے متعلق تاثرات بقیہ صفحہ ۶

مجھے یقین ہے کہ آپ نے ہماری قلبی کیفیت بھانپ لی تبھی آپ جلدی سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے اور ہماری خوف وغیرہ کی کیفیت جاتی رہی۔ ہم آپ کا پُر سکون چہرہ دیکھتی رہیں۔ یوں محسوس ہوا کہ میری اور حضور کی ارواح باہم مِل کر یکجان ہو گئی ہیں۔ ملاقات ختم ہونے پر یوں محسوس ہوا گویا وقت جلد گذر گیا۔ آپ سردی سے علیل تھے اور جب آپ کو کھانسی ہوتی تو وہ میرے جسم کو کپکپا دیتی اور میری دلی خواہش ہوتی کہ کاش یہ مرض مجھے لگ جائے اور آپ صحت یاب ہو جائیں۔ ہم ملاقات کر کے نکلیں تو بعض بہنوں نے تبسم کے ساتھ ہمیں کہا کہ آپ کے چہروں پر سنجیدگی آگئی ہے جو ملاقات سے پہلے موجود نہ تھی۔

عید الاضحیہ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر ہمیں کار ملے۔ اور پلیٹ فارم پر جگہ ملی۔ خواتین کے لئے میدان بہت وسیع ہے۔ عید پڑھاتے ہوئے حضور کی آواز ہمیں لاؤڈ سپیکروں سے پہنچتی تھی۔ اس مسرت کے باعث کہ تم ربوہ میں ہو اور حضور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سن رہے ہو، تیزی سے تمہارے آنسو رواں ہو رہے تھے ہیں۔

حضور کی ہمشیرہ محترمہ کے بالکل ساتھ ہونے کا موقعہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک دختر نیک اور حضور کے خاندان کی دیگر خواتین نیز دیگر ہزاروں ہزار خدا ترس اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کی معیّت سے یوں معلوم ہوتا کہ ایمان کی پُر زور قوت برس رہی ہے اور دل کو اپنے قبضہ میں لے رہی ہے۔ اور روتے وقت صرف الحمدللہ کے الفاظ بار بار زبان پر آتے ہیں۔ اے اللہ! تیرا شکر ہی شکر ہے۔ اے اللہ! تیرے قُرب میں احساس کبھی محو نہ ہونے پائے!

اب عید الاضحیہ کے اچانک ختم ہونے پر یہ مستغرق کرنے والا ایمان متشکل ہو جاتا ہے اور بار بار خواتین معانقہ سے نوازتی ہیں جن کے آنسو ہماری طرح ہی رواں دواں ہیں۔ مصافحے اور معانقے ہوتے ہیں۔ معانقے کے وقت دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو کانوں میں سنائی جاتی معلوم ہوتی ہیں۔ بعض بہنیں مصافحہ یا معانقہ کرنے کیلئے بھیڑ میں سے ہم تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم نے ان کی محبت اور ایمان کو محسوس کیا۔ اور یہ بھی جان لیا کہ یہ خواتین ہم ہی سے خاص طور پر اظہار محبت نہیں کر رہی تھیں بلکہ باہم بھی ان کی ملاقات میں ایسی ہی محبت و خلوص ظاہر ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کیا جا رہا تھا۔ (باقی)

جماعت احمدیہ بیرہ پورہ کے انتخاب کی وضاحت

واضح رہے کہ صدر جماعت احمدیہ بیرہ پورہ (بھاگلپور) کا عہدہ مکرم محمد عبد الباقی صاحب ایڈوکیٹ صدر جماعت احمدیہ بیرہ پورہ کے جوڈیشیل میجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز ہو کر بیرہ پورہ سے باہر چلے جانے سے خالی ہو گیا تھا۔ جس کے باعث انتخاب کے بعد عہدیداران کی منظوری دی گئی ہے۔

ایڈیٹر بدر قادیان

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مختصر حالاتِ زندگی

از مکرمہ امۃ الحفیظ مرزا صاحبہ ربوہ

نام ونسب

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرب کے معزز ترین قبیلہ قریش کی ایک متمول ومقدس خاتون تھیں۔ نام خدیجہؓ اور لقب طاہرہ تھا۔ قصیٰ بن کلاب آپؓ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ اعلیٰ تھے گویا کہ بانیٔ دینِ متین اور اُمّ المومنین حضرت خدیجہؓ دونوں ایک ہی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔

شادیاں

اپنے عمزاد بھائی ورقہ بن نوفل سے منسوب تھیں لیکن بوجوہ یہ شادی نہ ہوسکی۔ آپؓ کی پہلی شادی ابو ہالہ ہند بن نباش سے ہوئی جن سے ایک لڑکا ہند نامی پیدا ہوا دوسری شادی ابو ہالہ کی وفات کے بعد عتیق بن عابد سے ہوئی یہ ایک لڑکی ہند نامی چھوڑ کر سفرِ آخرت کو سدھار تیسری شادی صیفی بن امید سے ہوئی۔ ان کی صلب سے ایک لڑکا محمد نامی پیدا ہوا۔ آخر یہ بھی وفات پاگئے۔ پے در پے صدموں نے دنیا کو آپؓ کی نظروں میں بے وقعت کردیا۔ آپ کی ذاتِ ستودہ صفات جمیع صفاتِ حسنہ کا منبع تھی۔ آپؓ دولتمند اور ذی وقار خاتون تھیں۔ معاوضہ پر دوسروں سے تجارت کروایا کرتی تھیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ودیانت کے شہرہ کو سُن کر مالِ تجارت آپؐ کے سپرد کیا۔ اس تجارت میں بے انداز نفع ہوا۔ سرورِ کائنات فخرِ موجوداتؐ کی صفاتِ کاملہ سے آگاہ ہوکر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ سے شادی کرلی۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ برس اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۵ برس تھی۔

حضرت خدیجہؓ نے اپنے محبوب رفیقِ حیاتؐ کا ہر حالتِ عسر ویُسر میں ساتھ دیا اور آپؐ کی ہر ممکن مدد کی۔ یہی وجہ تھی کہ آپؓ کی زندگی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔

اوّل مومنہ

عورتوں میں سب سے پہلے آپؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ جب پہلی وحی ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بھاری ذمہ داری کے احساس سے جو آپؐ کے ذمہ عائد کی گئی تھی کچھ متفکر نظر آئے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی دلدہی کی اور فرمایا ”آپ سچ بولتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ امانت گزار ہیں۔ مہمان نواز ہیں اور مصیبت کے وقت لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو تنہا نہ چھوڑے گا“ پھر آپؐ کو اپنے چچا زاد بھائی مشہور نصرانی عالم ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور تمام حالات و واقعات بیان فرمائے۔ ورقہ بن نوفل نے سُن کر کہا ”یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰؑ پر اترا تھا۔ کاش کہ مجھ میں قوت ہوتی اور میں اس وقت تک تمہاری مدد کے لئے زندہ رہتا جب تمہاری قوم تم کو نکال دے گی“ اس واقعہ کے بعد جلد ہی ورقہ وفات پاگئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام میں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت خدیجہؓ نے ہر حالت میں آپؐ کی غمخواری اور ہمدردی و دلدہی کی۔ کفارِ مکہ نے خدائے بزرگ کے عاشقوں پر ہمیشہ عرصۂ حیات تنگ کئے رکھا لیکن آپؓ (حضرت خدیجہؓ) نے ہر دکھ اور آزار کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ”ایک مدت تک آپ دونوں دشمنوں سے چھپ چھپ کر نماز پڑھا کئے۔“ (طبقات جلد ۸ صفحہ ۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کا ذکر ہمیشہ نہایت اچھے پیرایہ میں کیا۔ ایک دفعہ ایک ایسے ہی موقع پر میں نے کہہ دیا ”اب آپؐ اس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر آپؐ کو بیوی دی ہے“ یہ سُن کر آپؐ پر رقت طاری ہوگئی اور فرمایا ”نہیں خدا مجھے اس سے بہتر بیوی نہیں ملی وہ اس وقت ایمان لائی جب کہ سب لوگ کافر تھے۔ اس نے میری تصدیق کی جب سب نے مجھے جھٹلایا۔ اس نے میری مدد مال سے کی جب دوسروں نے محروم رکھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد دی“ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”اس کے بعد میں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی“

عادات وخصائل

آپؓ بہترین بیوی اور بہترین اور خلیق وشفیق ماں تھیں۔ خدمتِ اسلام اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی تمام دولت صرف کردی۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین وزیر تھیں۔ ہمیشہ آپؐ کی حمایت پر کمر بستہ رہیں۔ آپؓ کی محبت کا اندازہ کرنے کے لئے ایک مثال پیش ہے۔

ایک روز حضرت خدیجہؓ کہیں جا رہی تھیں راستہ میں حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس ڈر سے کہ کہیں دشمن نہ ہو انہیں بخیریت بتائے ٹال دیا۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السّلام تھے اور تمہیں سلام کہتے تھے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ افضل چار بیویاں تھیں۔ خدیجہؓ بنت خویلد۔ فاطمہؓ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مریمؑ بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم اہلیہ فرعون (استیعاب صفحہ ۷۶۲) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ”انہیں چاروں عورتوں کو ہی دنیا کی تمام عورتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے“ (فرمانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اولادِ مطہرات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے انہیں کے بطن سے ہوئی۔ لڑکوں کے نام حضرت قاسمؓ۔ اور حضرت عبد اللہؓ ہیں۔ لڑکیوں کے نام حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ۔ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ سیدۃ النساء ہیں۔

وفات

۶۵ برس کی عمر میں حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد تیسرے روز وفات پائی۔ نمازِ جنازہ کا حکم جاری نہیں ہوا تھا اس لئے بغیر نمازِ جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں اُتارا۔ آپ کا مدفن حجون ہے۔

درخواست دُعا

خاکسار اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ میری جملہ پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔ اور میری بہن کا رخصتانہ ماہ اگست کو عمل میں آیا ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت کیلئے اور میرے والدین کی صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست
خاکسار قریشی عبد الرؤف احمدی تیماپور

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں

ٹائپسٹ کی ضرورت

نظارت امور عامہ قادیان میں ٹائپ کا کام کرنے کیلئے ایک کوالیفائڈ تجربہ کار کم از کم میٹرک پاس کارکن کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی ڈرافٹنگ بھی اچھی طرح کر سکتا ہو اور اردو بھی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مقرر شدہ گریڈ میں تنخواہ دی جائے گی گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ملے گا۔ مرکز میں قیام اور مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے کے خواہشمند احباب اپنی درخواست اپنے مقامی امیر صاحب یا صدر جماعت کی تصدیق و سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا دیں اور مزید ضروری معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں کسی سرکاری دفتر یا فرم میں کام کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی ضروری سرٹیفیکیٹس کی مصدقہ نقول درخواست کے ہمراہ بھجوا دی جائیں۔ اور جب تک مرکز میں بلایا نہ جائے اور اس کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے باقاعدہ منظوری یا اجازت نہ ملے دوست محض اس اعلان کی بناء پر قادیان آنے کی تکلیف نہ کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

★ مورخہ ۲۷/۵ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ کوڈالی میں محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ کیرالہ نے عزیزہ ۱۵ سے دی عابدہ صاحبہ بنت عبد الجلیل صاحب کوڈالی کا نکاح ای محمد اسلم صاحب ساکن کنانور کے ساتھ ۲۵۰/- روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے آمین۔ عبد الجلیل صاحب نے اس خوشی میں امانت بدر کے لئے پانچ روپے دیئے ہیں۔

خاکسار: سی برکت اللہ سیکرٹری مال کوڈالی

★ مورخہ ۲۲/۶ کو مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز جمعۃ المبارک عزیزہ ناجور تسنیم صاحبہ بنت شاہ محمد تسنیم صاحب ساکن آرہ ضلع بھوجپور کا نکاح عزیزم عبد الحکیم شمس الاسلام احمد صاحب ولد عبد الکریم رضی احمد صاحب ساکن حسینہ ضلع مونگیر بعوض مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپے پڑھایا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

اس خوشی میں مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب اور شاہ تسنیم احمد صاحب نے ۲۰ روپے درویش فنڈ اور امانت بدر میں ادا کئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید

★ مورخہ ۲۲/۶ کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے مکرم محمد نذیر خان صاحب ولد محمد ساجد خان صاحب مرحوم ساکن بڑا پورہ تحصیل و ضلع کھاگڑیا کا نکاح عزیزہ انجمن آرا بیگم صاحبہ دختر سید عبد الکریم صاحب ساکن خان پور تحصیل و ضلع مونگیر بہار کے ساتھ بعوض مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ حق مہر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم محمد نذیر خان صاحب نے مبلغ پانچ روپیہ امانت بدر میں اور مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جملہ احباب کرام سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب صد خیر و برکت بنائے۔ اور ثمرات حسنہ سے نوازے آمین ثم آمین!

خاکسار: محمود احمد عارف نائب ناظر امور عامہ قادیان

شادی خانہ آبادی!

مورخہ ۹/۶ بروز ہفتہ مکرم ماسٹر عبد الحفیظ صاحب صدیقی بی اے بی ایڈ ابن مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب کی شادی مکرمہ ممتاز بانو صاحبہ ہمشیرہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب فانی (بنت مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی) سے عمل میں آئی۔

بارات ٹھیک ۳ بجے مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب کے مکان سے روانہ ہوکر مکرم عبد الرحمٰن صاحب کے مکان پر پہنچی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس میں مقامی احباب کے علاوہ خصوصی طور پر سینٹرل ریزرو پولیس کے ڈی ایس پی صاحب بھی مدعو تھے دوسرے روز بعد نماز فجر بارات رخصت کی گئی۔

اس تقریب کی خوشی میں مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے مبلغ ۱۵/- روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا کئے ہیں

مشکورانہ فنڈ	نشر و اشاعت	درویش فنڈ
۵ روپے	۵ روپے	۵ روپے

تمام احباب سے فریقین کے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کیلئے نیز فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار: عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرواہ (کشمیر)

تبدیلی ایڈریس!

مکرم مولوی عبد السلام صاحب فاضل مبلغ انڈیمان کا ایڈریس درج ذیل ہے۔

MAULVI ABDUL SALAM SAHIB H.R
AHMADIYYA MUSLIM MISSIONERY
MASJED AHMADIYY-LAMBA LAIN.
P.O- JUNGLIGHAT 744103
PORT BLAIR (ANDAMANS)

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شکر کرو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

رمضان المبارک میں

فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو اور ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل ذریعہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ فدیہ کی رقم یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہٰذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنت نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین:

امیر جماعت احمدیہ قادیان

چندہ وقف جدید اور احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں

"جو ذمہ داری میں نے وقف جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی۔ ابھی ۲۰ فیصدی بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں..... اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے ۸۰ فی صد باپ اور جماعت کی ۸۰ فی صد مائیں ایسی ہیں۔ جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنت کو کس طرح حاصل کرنا ہے۔ کیا آپ پسند کریں گی۔ اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! اگر آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے۔ لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکارے جائیں۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس امر کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور بچوں کے دلوں میں خدا کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں؟

وقف جدید کے مالی سال کو اب چار ماہ باقی رہ گئے ہیں احباب جماعت کا فرض ہے کہ سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کریں اور زیادہ سے زیادہ اپنے بچوں کو اس بابرکت تحریک میں شامل کر کے ان کے لئے جنت کے سامان پیدا کریں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ

درخواست دعا خاکسار کے والد محترم بوجہ بخار بیمار ہیں۔ اب بخار تو قدرے کم ہے۔ لیکن کمزوری زیادہ ہے احباب سے والد محترم کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار حمید الدین شمس [illegible]

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی گذر چکی ہے!

ممکنہ متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ جملہ ایسی جماعتوں کو نظارت ہٰذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ اس لئے بقایا چندوں کی وصولی کے لئے جملہ عہدیدار جلد توجہ فرمائیں۔

پس مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہوں۔ اور آئندہ کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا جات جلد ادا کریں۔ اور اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ اموال میں برکت ڈال دے گا۔

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کر کے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کی ہمشیرہ حفیظ قدوس سلمہا کی تاریخ رخصتانہ ۳ ستمبر ۷۷ء طے ہوئی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے مد "مرمت مقامات مقدسہ" میں ۱۰۰ روپے اور مد "صدقہ" میں ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے آمین۔

(۲) مکرم سید احتشام الدین صاحب کرنجی کے لڑکے عزیز ناصر احمد صاحب کو عارضی ملازمت ملی ہے احباب عزیز کی مستقل ملازمت کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیز کی پہلی تنخواہ سے انہوں نے شکرانہ فنڈ ۵ روپے درویش فنڈ ۱۰ روپے اور جوبلی فنڈ ۱۰۰ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار: فیض احمد گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

(۳) مکرم محمد شفیق الدین صاحب آف چندہ پور اپنی صحت و سلامتی کے لئے اور اپنے بھائی عزیز محمد مقبول احمد صاحب جو بی کام فائنل کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ موصوف نے ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۴) خاکسار کو ایک ہفتہ سے دوبارہ دمہ کی بیماری عود کر آئی ہے صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ضمیر احمد مہتمم وقف جدید

(۵) گذشتہ دنوں خاکسار کو پیٹ کی طرف دائیں پسلی میں درد شروع ہو گئی تھی۔ پھر اچانک سانس کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ مقامی ڈاکٹروں کو بلایا گیا اور رات کو ہی بھاگلپور لایا گیا۔ یہاں بھی مختلف ڈاکٹروں نے معائنہ کیا۔ کافی علاج معالجہ کے بعد مکمل آرام کی ہدایت ملی ہے بہرحال طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درد مندانہ دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: عبدالباقی مجسٹریٹ برہپورہ (بھاگلپور)

(۶) خاکسار کے ہاں اب تک اولاد نرینہ نہیں ہے۔ صرف ایک بچی ہے۔ عنقریب خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی زچگی ہونے والی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین

خاکسار: مسعود احمد ملک [illegible] آباد

نام:

پتہ: